

اردو سننا اور بولنا سکھانا

تحریر: پروفیسر نسیم زہرا
نظر ثانی: ڈاکٹر عطش درانی

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
132	تعارف	
132	مقاصد	
133	اردو سنسکھانا۔	1-
133	1.1 فطری طریقہ	
133	1.2 تلازمی طریقہ	
134	1.3 تکراری طریقہ	
134	1.4 موسیقی کا طریقہ	
135	1.5 حکم کا طریقہ	
135	1.6 صوتی امتیاز کا طریقہ	
135	1.7 پیماہی طریقہ	
136	1.8 سمعی و بصری معاونت کا طریقہ	
136	1.9 اہم نکات	
137	خود آزمائی نمبر 1	
138	اردو پولنا سکھانا	2-
138	2.1 تدریسی مقاصد	
138	2.2 حصول مقاصد	
139	2.3 بنیادی اصول	
140	2.4 مشقی طریقے	
141	2.5 جماعت وادارہ ہارت	
144	2.6 اہم نکات	
145	خود آزمائی نمبر 2	
146	جوابات	3-
147	کتابیات	4-

تعارف

تدریس اردو کی بنیادی مہارتوں میں سننا/ بولنا سکھانا پہلی مہارت قرار دی جاسکتی ہے جسے عام طور پر روزمرہ اسباق میں نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور سمجھ لیا جاتا ہے کہ پڑھنے کی مہارت ہی میں بولنے اور سننے کی مہارتیں پوشیدہ ہیں یا معنی طور پر حاصل ہو جاتی ہیں۔ اس لیے عموماً اس مہارت پر توجہ نہیں دی جاتی۔ درسی اسباق بھی اسی مہارت کی تدریس سے خالی ہوتے ہیں جب کہ زبان کی بنیادی اور فطری مہارت سننا اور بولنا ہی ٹھہرتی ہے۔ پڑھنا اور لکھنا اضافی یا تہذیبی اور اکتسابی مہارتوں کا نام ہے۔ اس یونٹ میں اسی بنیادی فطری مہارت کی تدریس کا ذکر کیا گیا ہے اور ان پہلوؤں پر توجہ دلائی گئی ہے جن سے سننے بولنے کی یہ مہارت بآسانی پروان چڑھائی جاسکتی ہے۔

مقاصد

- ہمیں امید ہے کہ اس یونٹ کے مطالعے سے آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:
- 1- زبان خاص طور پر اردو زبان کی بنیادی مہارت سننے بولنے سے استفادہ کر سکیں گے۔
 - 2- سننے بولنے کی تدریس کے بنیادی طریقوں سے آگاہی کے بعد بروئے کار لائیں گے۔
 - 3- ان طریقوں پر عمل درآمد کے ذریعے تدریسیاتی مہارت حاصل کر سکیں گے اور عملی سرگرمیوں کا انتخاب کر سکیں گے۔
 - 4- سننا بولنا سکھانے کے مقاصد کی وضاحت کر سکیں گے۔

1- اردو سننا سکھانا

ہم جانتے ہیں کہ زبان کی پہلی مہارت سننا ہے اور تدریس زبان کا پہلا عمل سننا سکھانا ہے۔ تحصیل زبان کی ابتدا سننے سے ہوتی ہے سننے کا عضو کان ہے۔ کان ہی کے ذریعے آواز دماغ تک رسائی حاصل کرتی ہے۔ سن کر سمجھنے کا یہ عمل ذہنی عمل ہے۔ بعض بچوں میں سننے کا عضو یعنی کان ناقص ہوتا ہے۔ اس لیے نہ صرف یہ کہ وہ سننے میں دشواری محسوس کرتے ہیں بلکہ اگر ان کا یہ عضو معطل ہو تو پھر وہ بولنے سے بھی محروم ہو جاتے ہیں اگرچہ ان کی بولنے کی قوت صحیح و سالم بھی ہو۔ اکثر گونگے بچے دراصل بہرے ہوتے ہیں تاہم عمومی سکولوں میں ہمارا واسطہ ایسے گونگے بہرے بچوں سے نہیں پڑتا اور ان کی تعلیم و تدریس کے لیے خصوصی طریقوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ یہاں آپ فطری طور پر نارمل اور صحت مند بچوں کو سننا سکھانے کے طریقوں کا جائزہ لیں گے اور سننے کی مہارت کے انہی اصولوں کا مطالعہ کریں گے جو عام بچوں کے لیے درکار ہوتے ہیں۔

1.1 فطری طریقہ

سننا ایک فطری عمل ہے۔ یہ عمل درست ہوتا ہے اگر عضو سماعت یعنی کان درست کام کر رہا ہو یعنی کان کے پردے صحیح طور پر آوازوں کو قبول کر رہے ہوں اور ذہن صحت مند ہو۔ بچے کے پیدا ہوتے ہی آوازیں اس کے کان میں پڑنا شروع ہو جاتی ہیں اور وہ ان پر مختلف رد عمل کا اظہار کرتا ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ یہ عمل وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ ماحول میں وسعت بچے کے تجربے میں اضافہ کرتی ہے اس کے سننے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ بچہ بار بار آوازیں سن کر انہیں سمجھنے لگتا ہے اور اسے معلوم ہونے لگتا ہے کہ مختلف آوازوں کا مطلب اور مفہوم کیا ہے لہذا اس مرحلے پر کسی تدریسی طریقے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ سننا سیکھنے کا یہ عمل فطری ہوتا ہے۔ البتہ اس مرحلے پر اگر بعض نفسیاتی تجربات کے نتائج کو پیش نظر رکھا جائے تو بچے میں مختلف تربیتی عوامل کا فرما ہو سکتے ہیں۔

1.2 تلازمی طریقہ

ایک نفسیاتی تجربے میں میچ (Stimulus) اور رد عمل کے تلازم (Amociation) کو جب ملحوظ رکھا گیا تو مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوئے۔

ایک بچے کے کان کے پاس تیز آواز سے باجا بجایا گیا اس سے بچے کے اندر ایک اضطرابی رد عمل پیدا ہوا جسے ہم ڈرنے یا خوف سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اسے ایک سفید تولیہ دکھایا گیا یہ عمل بار بار کیا گیا یہاں تک کہ ایک بار صرف تولیہ دکھایا گیا لیکن باجے کی آواز شامل نہ کی گئی اس کے باوجود بچہ سفید تولیے کو دیکھ کر ڈر گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سننے/دیکھنے کی تشریط (Conditioning) واقع ہو چکی تھی اور خوف کا تلازم (Amociation) تیز آواز اور تولیے کی صورت کے ساتھ ہو چکا تھا۔ اب ان دونوں میں سے کسی بھی چیز کے سامنے آنے سے بچے کا ڈر تلازمی عمل تھا۔ اس تلازمی طریقے کو تنہیم یا سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تلازم تصورات کے باہمی ربط کا نام ہے چنانچہ ضروری ہے کہ آوازوں اور ان کے مغایم کے تلازم کو تدریس کا حصہ بنایا جائے۔

1.3 تکراری طریقہ

کسی آواز کو سن کر سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ آواز کی تکرار کی جائے۔ حروف سکھانے کے لیے بھی تکرار کے عمل کو حروف کی آواز کے ساتھ منسلک کیا جاسکتا ہے۔ کسی حرف کی آواز بار بار دہرانے اور اس کی شکل دکھاتے رہنے سے ذہنی تلازم واقع ہوتا ہے اور حرف کی صوت اور شکل میں باہم ربط ذہن میں نقش ہو جاتا ہے۔ بار بار کی مشق اور تکرار تعلیم و تربیت کو مستحکم کرتے ہیں۔ تکراری طریقہ الفاظ اور اشکال کے تلازم کی صورت میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جیسے لفظ ”گھوڑا“ بولا جائے اور اس کی لکھی ہوئی صورت یا گھوڑے کی تصویر دکھائی جائے تو بچہ جب بھی لفظ گھوڑا سنے گا اس کے ذہن میں گھوڑے کی لکھی ہوئی صورت یا تصویر ابھر کے سامنے آجائے گا۔ اور وہ اس آواز کا مفہوم سمجھ جائے گا۔

1.4 موسیقی کا طریقہ

موسیقی یا سر کا آہنگ ذہن پر خوشگوار اثر ڈالتا ہے۔ استاد کو چاہیے کہ وہ سننا سکھانے کے عمل میں اس طریقے سے کام لے۔ کرخت اور بلند آواز نا پسندیدہ ہوتی ہے اور سماعت کے عمل میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔ لمبے گئے حروف یا الفاظ اگر اچھے آہنگ یا سریلے انداز میں پیش کیے جائیں تو وہ تادیر یا درجے ہیں۔ اسی لیے نظمیں اور گیت زیادہ موثر ہوتے ہیں۔ ایسی نظمیں اور گیت منتخب کیے جائیں جن میں کسی خاص صورت کی تکرار واقع ہو اور انہیں ترنم اور لے کے ساتھ بولا جائے تو بچوں کی سماعت پر زیادہ اچھا اثر واقع ہوتا ہے۔ قاعدے کی تدریس سے لے کر کم از کم تیسری جماعت تک اس طریقے پر عمل درآمد سے سننے کا عمل بہتر ہو سکتا ہے۔ جماعت میں اگر باقاعدہ موسیقی کا اہتمام ہو سکے

اور گیت گانے/کورس گانے پر توجہ دی جاسکے تو اس سے زبان سیکھنے میں خاصی مدد مل سکتی ہے۔

1.5 حکم کا طریقہ

سن کر سمجھنے کی تربیت دینے کے لیے حکم پر عمل کرنے کا طریقہ بہت مناسب ہوتا ہے۔ استاد بچوں کو باری باری مناسب آواز اور رفتار سے کسی کام کے کرنے کا حکم دے سکتا ہے۔ کوشش کی جائے کہ حکم صرف ایک بار دیا جائے۔ اس دوران میں استاد جائزہ لے کہ کون سا بچہ بات کو پوری طرح سمجھتا ہے اور کون سا نہیں سمجھتا۔ بچے کو سب سے پہلے اس کے نام سے پکارنا اس کے عضو سماعت یعنی کان اور ذہن کے صحیح اور درست کام کرنے کو ظاہر کرے گا۔ یہ دیکھا جائے کہ کیا بچہ اپنا نام پکارے جانے پر متوجہ ہوتا ہے یا نہیں؟ اس کے بعد سادہ احکام دیئے جائیں مثلاً اٹھو، آؤ، کتاب کھولو، پڑھو، دروازے سے باہر جاؤ، اس کھڑکی تک جاؤ، پانی پی لو، پانی لے آؤ، تین قدم آگے بڑھو، پیچھے جاؤ، بیٹھ جاؤ، کتاب میز پر رکھو وغیرہ وغیرہ۔ یہ سلسلہ بتدریج آگے بڑھایا جائے تاکہ بچوں کو سننے یا درک کرنے اور موزوں عمل کرنے کی عادت پڑ جائے تاکہ وہ بات سننے اور سمجھنے کے بعد فوری طور پر عمل کرنے کی تربیت حاصل کر لے۔

1.6 صوتی امتیاز کا طریقہ

عام زندگی میں بچے فطری طور پر اس طریقے پر عمل پیرا ہوتے ہیں لیکن حروف کی اصوات میں امتیاز تدریسی عمل میں بے حد ضروری ہے۔ خاص طور پر املا میں 'ٹ'، 'ط'، 'تھ'، 'ڈ'، 'ڈھ'، 'ڈھ' کی اصوات میں امتیاز 'ج'، 'جھ'، 'ز'، 'ض'، 'ظ' کی آوازوں میں امتیاز 'ٹ'، 'س' کی آوازوں میں امتیاز 'ع'، 'ک' کی آوازوں میں امتیاز 'ی' اور 'و' کی آوازوں میں امتیاز 'اس کے لیے تلازمی طریقہ استعمال کیا جاسکتا ہے یعنی ذ کے الفاظ اور ز کے الفاظ بار بار سنانے اور دکھانے کا عمل انجام دیا جائے۔ اسی طرح 'ج'، 'جھ'، 'ز'، 'ض'، 'ظ' اور 'ٹ'، 'س' کے امتیاز کا معاملہ ہے۔ اس طرح ان کے درمیان صوتی اور حرفی امتیاز ظاہر ہو سکتا ہے۔ اردو حروف کی مشابہ آوازوں اور حروف کی شکلوں میں فرق کی یہ مشق ابتدائی جماعتوں میں بہت ضروری ہے۔ اسی طرح بعض ملتی جلتی آوازوں میں فرق اور امتیاز کو بھی ذہن نشین کرانا ضروری ہے جیسے آٹھ، ساٹھ، سات، تارا، تالا، صرف، سرف وغیرہ

1.7 پیامی طریقہ

سن کر سمجھنے کے لیے پیغام رسانی کرنے کا طریقہ بھی بے حد مفید ہوتا ہے۔ اس کے لیے ایک سرگرمی انجام

دی جاتی ہے۔ اس کھیل میں تمام بچے ایک قطار میں بیٹھ جاتے ہیں۔ استاد پہلے بچے کو ایک لفظ یا سادہ جملہ بتاتا ہے اسے حکم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کے کان میں وہی بات دہرا دے۔ اگلا ساتھی اپنے سے اگلے ساتھی کے کان میں وہی بات دہرا دے جو اس نے سنی۔ حتیٰ کہ آخری بچہ باوا بلند استاد کو بتائے کہ اس نے کیا سنا۔ اس میں عام طور پر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ آخری بچہ پہلے سے مختلف بات سنائے گا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بچوں نے پیغام رسانی میں کس حد تک کوتاہی کی۔ بار بار کی مشق سرگوشی اور پست آواز کو غور سے سننے کا حکم یہ سب کچھ اس کوتاہی کو دور کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

1.8 سمعی و بصری معاونت کا طریقہ

ریڈیو ٹیپ ریکارڈر اور ایسے صوتی آلات جو تذریسی اعانت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، سننا سکھانے میں بہترین مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اوپر بیان کردہ طریقوں میں استاد اپنی آواز کی بجائے کسی مترنم آواز کا سہارا لے سکتا ہے۔ مختلف گیت اور تقاریر ٹیپ کر کے بچوں کو سنا سکتا ہے جس کے بعد ان سے تفہیمی سوالات کر کے ان کی سمجھ بوجھ کا جائزہ لے سکتا ہے۔ اردو کے نصابات میں ایسے بہت سے طریقے تجویز کیے جاتے ہیں جن میں سمعی و بصری اعانت کو استعمال کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ مختلف مضامین کے لیے رہنمائے اساتذہ بھی شائع کیے جاتے ہیں۔ اردو کے سلسلے میں ان کا مطالعہ استاد کے لیے ضروری ہے۔ ان میں سمعی و بصری معاونت کے کئی طریقے بتائے جاتے ہیں۔ ان پر عمل درآمد سے سننا سکھانے کے عمل میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔

1.9 اہم نکات

- 1- زبان سیکھنے کی پہلی مہارت کا نام سننا ہے۔
- 2- سننا ایک فطری عمل ہے۔
- 3- سن کر سمجھنے کا عمل ذہنی ہے۔
- 4- اکثر کوٹکے بچے دراصل بہرے ہوتے ہیں۔
- 5- بار بار سن کر سمجھنا فطری طریقہ ہے۔
- 6- تلازمی طریقے کو تفہیم یا سوجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

- 7- حروف کی آوازوں اور شکلوں کی تکرار سے ذہن میں صوت اور شکل کا ربط نقش کرنے میں مدد ملتی ہے۔
- 8- ترنم اور لے ذہن پر خوشگوار اثر ڈالتے ہیں۔
- 9- سن کر سمجھنے کے لیے حکم پر عمل کرنے کا طریقہ بہت مناسب ثابت ہوتا ہے۔ احکام سادہ ہونے چاہئیں۔
- 10- صوتی امتیاز اور ان کی شکلوں میں نیز ملتی جلتی آوازوں میں امتیاز سکھانا بہت ضروری ہوتا ہے۔
- 11- پیغام رسانی کا کھیل سن کر سمجھنے کے لیے بے حد مفید ہوتا ہے۔
- 12- سننا سکھانے میں سمعی و بصری اعانات کا استعمال بہتری پیدا کرتا ہے۔
- 13- استاد کو نصاب اور رہنمائے اساتذہ میں دی گئی سرگرمیوں پر عمل درآمد کرنا چاہیے۔

سرگرمی:

اردو کے ایسے دو الفاظ کے پانچ گروہ لکھیے جن کی آواز سننے میں ملتی جلتی ہو لیکن مطلب الگ ہو جیسے: صرف سرف

خود آزمائی نمبر 1

- سوال نمبر 1- مندرجہ ذیل میں درست الفاظ کا انتخاب کریں۔
- (الف) مندرجہ ذیل میں کون سا طریقہ سننا سکھانے میں مفید ثابت ہوتا ہے؟
- (i) تکراری طریقہ۔ (ii) صوتی طریقہ
- (iii) تخلیقی طریقہ (iv) حکم کا طریقہ
- (ب) تلازم سے کیا مراد ہے؟
- (i) آواز اور حرف کا تعلق (ii) تکرار اور بول چال
- (iii) تصورات کا باہمی ربط (iv) نظمیں اور گیت
- (ج) پیامی طریقے میں بنیادی اصول کیا ہیں؟
- (i) بچے پیغام لے کر بھاگ جائیں۔ (ii) تمام بچے ایک قطار میں بیٹھ جائیں۔
- (iii) بچے سنی ہوئی بات اونچی آواز سے دہرائیں (iv) بچے خط لکھیں۔

2- اردو بولنا سکھانا

سننا سکھانا اور بولنا سکھانا دراصل ایک ہی مہارت کے دو رخ ہیں۔ بہتر تفہیم کے لیے یہاں انہیں الگ الگ بیان کیا جا رہا ہے تاکہ اس مہارت کا زیادہ سے زیادہ باریک بینی سے جائزہ لیا جاسکے۔ انسان کو اپنے دل و دماغ میں پیدا ہونے والے تصورات اور خیالات کو آوازوں، لفظوں اور جملوں میں بیان کرنے کا فطری ملکہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ مہارت قدرت نے خاص طور پر انسان کو ودیعت کی ہے۔ وہ بامعنی آوازوں میں اپنا مافی الضمیر بیان کر سکتا ہے۔ بات چیت، گفتگو اور تقریر اس کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ انسان جب تک گفتگو نہیں کرتا اس کی خوبیاں اور خامیاں چھپی رہتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان بات چیت میں احتیاط سے کام نہ لے اور بے تکلف گفتگو کرے تو اپنے بہت سے خیالات اور رد عمل دوسروں تک پہنچا دیتا ہے جو دراصل اسے بیان نہیں کرنے چاہئیں۔ اسی احتیاط کے طریقوں نیز بامعنی اور با مقصد بول چال کے لیے بولنا سکھانے کے طریقے وجود میں آئے ہیں۔ انسان کو دیگر فطری صلاحیتوں کی طرح بولنے کی مہارت کو بھی سنوارنے اور نکھارنے کے لیے مناسب تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بولنا سکھانے کے عمل میں آپ انہی طریقوں کا تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔

2.1 تدریسی مقاصد

بولنا سکھانے کے تدریسی مقاصد مندرجہ ذیل ہیں کہ تربیت کے بعد بچہ اس قابل ہو سکے کہ:

- (الف) سن کر رد عمل میں بہتر گفتگو کر سکے۔
- (ب) سوالوں کا صحیح طور پر جواب دے سکے۔
- (ج) صحیح زبان بہتر تلفظ کے ساتھ بول سکے۔
- (د) اپنے دل کی بات سادہ صاف اور قابل فہم انداز میں بیان کرے۔
- (ر) اس کی گفتگو واضح، دلچسپ اور پراثر ہو۔
- (س) اس کا ذخیرہ الفاظ زیادہ ہو اور وہ مناسب الفاظ استعمال کرنے پر قدرت رکھتا ہو۔

2.2 حصول مقاصد

چونکہ تمام مقاصد سننے بولنے سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے انہیں حاصل کرنے کے لیے ابتدائی درجے ہی سے

کوشش کرنی چاہیے۔ فطری طور پر بچہ سکول سے قبل ہی کوئی نہ کوئی زبان سیکھ کر آتا ہے۔ اس کے پاس ہزار ڈیڑھ ہزار الفاظ کا ایک ذخیرہ ہوتا ہے سکول میں آ کر نہ صرف اس کے الفاظ کے ذخیرے میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اس کے جملے بھی سادہ سے مرکب جملوں کی صورت میں ڈھلتے ہیں اور وہ اپنی لسانی عادات میں ایک خاص ترتیب اور تنظیم پیدا کرتا ہے۔ استاد کو اس مرحلے پر خصوصی توجہ دینا پڑتی ہے اور اپنے طریقوں میں تدریج اور ترقی کے اقدامات کرنے پڑتے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے سب سے پہلا قدم بچوں میں بے تکلف گفتگو کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ سننا بولنا تو سننے بولنے ہی سے آئے گا لہذا استاد کا بنیادی کام یہ ہے کہ بچوں کو سننے بولنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع مہیا کیے جائیں۔ یہ مواقع غیر رسمی، بے تکلف ہوں اور ان میں کسی قسم کی بناوٹ اور تصنع کا اہتمام نہ ہو۔ خاص طور پر مختلف مادری زبانیں بولنے والے بچوں کو اردو میں بات چیت کی ترغیب دی جائے اور سادہ جملوں میں ان کے ساتھ گفتگو کا اہتمام کیا جائے۔ یہ بات چیت سادگی اور سچائی کی بنیاد پر ہو۔ رفتہ رفتہ بچوں کے ذخیرہ الفاظ، متبادلات، مترادفات اور تلفظ کی درستی وغیرہ کا اہتمام بھی کرے۔ اصل زور روانی اور تسلسل پر دیا جائے۔ لب و لہجے کی درستی دوسرا مرحلہ ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ استاد کا اپنا تلفظ، لہجہ اور تقریری صلاحیت بہتر ہو۔ نیز بچوں کو لاشعوری طور پر زبان سیکھنے پر راغب کیا جائے یعنی روک ٹوک، غلطی کی تصحیح اور معیار کی پابندی وغیرہ سے لاشعوری اور فطری تعلیم میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ ایسے عمل سے گریز کرنا چاہیے۔

2.3 بنیادی اصول

واضح گفتگو میں پہلا مرحلہ لب و لہجے کی درستی کا ہے۔ اس کے لیے صحیح تلفظ کا سکھانا ضروری ہے۔ تلفظ سے مراد یہ ہے کہ ہر حرف کی آواز اس کے صحیح نزع کے ساتھ ادا کی جائے اور ہر لفظ نہ صرف درست طریقے پر بولا جائے بلکہ الفاظ کے درمیان مناسب ٹھہرائے، فاصلے، وقفوں کا تعین کیا جائے۔ حرکات و سکنات کا صحیح استعمال کیا جائے اور ادائیگی ٹھہر ٹھہر کر مناسب لہجے کے ساتھ کی جائے۔ تلفظ کی درستی کے لیے استاد کو اپنا نمونہ پیش کرنا چاہیے۔ نہ صرف یہ کہ وہ خود صحیح تلفظ ادا کرے بلکہ اس مقصد کے لیے صحیح زبان بولنے والوں کو سنے، ان کے ساتھ گفتگو کرے اور معیاری لغت استعمال کرے۔ موقع کی مناسبت سے صحیح تلفظ اور ادائیگی کے ساتھ الفاظ بولنے، چھوٹی جماعتوں میں بول چال کے لیے اپنا نمونہ پیش کرے، 'مشق'، 'نریقہ' اختیار کرے اور مناسب تصحیح کا فریضہ انجام دے۔ بڑی جماعتوں میں الفاظ پر حرکات اور اعراب لکھ کر غلطی کی اصلاح کی جائے یعنی زیر، زبر، پیش اور جزم کے صحیح استعمال کا طریقہ سکھایا

جائے۔ بچوں کو لغت کے استعمال کا طریقہ بتایا جائے۔ درسی اردو لغت زیر استعمال رکھی جائے تاکہ بچے خود اپنا تلفظ درست کرنے کے قابل ہو سکیں۔

بچوں کو بات چیت اور گفتگو میں لہجہ، ٹھہراء، روانی اور تسلسل کی مشق بہم پہنچانا تدریس زبان کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے۔ اگر کسی جملے کے تمام لفظوں کو الگ الگ ادا کیا جائے اور ہر لفظ کے درمیان زیادہ وقفہ دیا جائے تو مفہوم واضح نہیں ہوتا۔

بول چال میں روانی اور تسلسل کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اگر بچے میں کوئی جسمانی نقص نہ ہو تو جھجک، شرمیلے پن، بیگانگی، خوف یا عدم دلچسپی کو دور کیا جاسکتا ہے۔ ذخیرہ الفاظ میں کمی کو مسلسل دور کیا جائے اس مقصد کے لیے لغت کے علاوہ تھیسارس کا استعمال بھی سکھایا جائے۔ متراوقات، متضادات اور متلازم الفاظ کے مطالعے سے بڑی جماعتوں میں ذخیرہ الفاظ بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔ یہ چیز تھیسارس کے استعمال سے آتی ہے۔ استاد کا فرض ہے کہ وہ تھیسارس کے مطالعے کی ترغیب دے۔ نیز بچوں کو گفتگو کے لیے آزادانہ ماحول مہیا کیا جائے۔ ان کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ان کو اپنی ذہنی سطح کے لحاظ سے ماحول مہیا کیا جائے۔

2.4 مشقی طریقے

بول چال کو بہتر بنانے اور بولنا سکھانے کے لیے مندرجہ ذیل سرگرمیاں اور مشقیں مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

(1) غیر رسمی گفتگو کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ ہر روز کم از کم ایک پیرایہ اس کام کے لیے الگ سے مختص کیا جائے مثلاً بچے گھریا راستے میں پیش آنے والی کوئی دلچسپ بات دوسروں کو بتائیں جو انہوں نے سنی یا دیکھی ہو۔ اسی طرح اپنے روزمرہ معمولات کے متعلق وہ اپنے ساتھیوں کو مطلع کریں۔ اپنے تجربات بتائیں اپنے مشاہدے کا اظہار کریں۔ اپنی پسند کے ٹی وی پروگراموں پر گفتگو کریں۔ بات چیت کا یہ سلسلہ ان کی اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے بھی وابستہ کیا جاسکتا ہے۔ ان کی تیاری کی تفصیل بیان کرنے میں بچوں کو لطف محسوس ہوتا ہے۔

(2) بچوں کو مترنم طریقے سے نظمیں یاد کرائی جائیں، جنہیں وہ جماعت میں سنائیں۔

(3) بچے مکالمے ادا کرنے یا کھیل ہی کھیل میں مختلف معمولات کو ادا کرنے میں دلچسپی لیتے ہیں۔ بچوں کی اس جبلت سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اور کھیل ہی کھیل میں نظمیں اور گیت بھی متعارف

کرائے جاسکتے ہیں۔ مختلف کاموں کی ادائیگی میں تلفظ، لہجہ اور مافی الضمیر کے اظہار کی تربیت دی جاسکتی ہے۔

(4) کہانی سنانا، کہانی گھڑنا اور کہانی مکمل کرنا جیسی سرگرمیاں بچوں کی بول چال کی صلاحیت کو بڑھانے اور تخلیقی صلاحیت کو پروان چڑھانے میں مدد دیتی ہیں۔ چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی کوئی نہ کوئی کہانی ضرور سنا سکتا ہے۔ وہ خود بھی کوئی کہانی گھڑ سکتا ہے۔ کہانی خواہ کتنی ہی کمزور ہوا اظہار اور بیان کا ایک بہتر طریقہ ہے۔ اس طریقے کی حوصلہ افزائی ہونا ضروری ہے۔ بچوں کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنے بزرگوں کی بتائی ہوئی کہانیاں دہرائیں۔ استاد بھی بچوں کو کہانیاں سنائے اور ان سے دہرانے کی فرمائش کرے۔

(5) تقریری مشق کے لیے ضروری ہے کہ بچوں کو چھوٹے چھوٹے روزمرہ معمولات پر تقریر کرنے یعنی پانچ سات جملے بولنے کے لیے آمادہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے ضروری نہیں کہ وہ جماعت کے سامنے آ کر تقریر کریں بلکہ وہ اپنی جگہ پر بھی یہ کام انجام دے سکتے ہیں۔ اس طرح رفتہ رفتہ تقریر میں حائل جھجک کو دور کیا جاسکتا ہے۔ ذخیرہ الفاظ میں مسلسل اضافہ سے تقریر بہتر ہوتی چلی جائے گی۔

2.5 جماعت وار مہارت

بولنے اور گفتگو کی مہارت کے حصول کے لیے جماعت وار تقسیم مندرجہ ذیل ہے۔

2.5.1 جماعت اول

اس جماعت میں ضروری ہے کہ بچہ:

- (الف) اپنی ذات، گھر اور دلچسپیوں کے بارے میں کم از کم تین منٹ تک بات کر سکے۔
- (ب) بولتے وقت جھجک اور خوف محسوس نہ کرے۔
- (ج) بلاوجہ الگ الگ کرا اور تکرار نہ کرے۔
- (د) کبھی ہوئی بات کو بار بار نہ دہرائے۔
- (ر) قدرتی رفتار اور بول چال کے قدرتی لہجے سے بات کرے۔

- (س) بہت دھیمی آواز اور تیز رفتار سے باتیں نہ کرے۔
 (ص) گیت اور کہانی سنا سکے۔
 (ط) سنی ہوئی بات کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکے۔

2.5.2 جماعت دوم

- (الف) اپنی دلچسپی کے موضوع پر پانچ منٹ تک مسلسل گفتگو کر سکے۔
 (ب) گزرے ہوئے کل کی روداد بیان کر سکے۔
 (ج) لطیفہ، کہانی، گیت یا واقعہ بیان کر سکے۔
 (د) آزادی اور روانی سے بات چیت کرے۔
 (ر) سنی ہوئی بات اپنے الفاظ میں بیان کرے۔
 (س) چھوٹے چھوٹے مکالموں میں حصہ لے۔
 (ص) کسی موضوع پر کم از کم پانچ جملے ضرور بول سکے۔
 (ط) تصویر دیکھ کر اس کے بارے میں اپنا مشاہدہ بیان کر سکے۔

2.5.3 جماعت سوم

- (الف) اپنے روزمرہ مشاغل پر گفتگو کر سکے۔
 (ب) اپنے مشاہدات بیان کر سکے۔
 (ج) معمولی طوالت کی کہانی یا نظم سنا سکے۔
 (د) کسی موضوع پر آٹھ دس جملوں میں اظہار کر سکے۔
 (ر) آزادی اور روانی سے بات کرے۔
 (س) اردو کا لہجہ اور تلفظ اپنانے کی کوشش کرے۔
 (ص) طویل بات، کہانی یا تقریر کو مختصر کر کے بیان کرے۔
 (ط) مکالمے ادا کرنے میں حصہ لے سکے۔
 (ع) سبق کے بارے میں سوالات کے جواب دے سکے۔

- (ف) بہت بلند یا پست آواز کے ساتھ نہ بولے۔
(ق) کسی بات چیت میں آٹھ دس منٹ تک حصہ لے سکے۔

2.5.4 جماعت چہارم

- (الف) پچہ اردو کے معیاری لہجے اور تلفظ کی ادائیگی کر سکے۔
(ب) موقع کے مطابق تعجب، سوال، مسرت، جوش، غم، خوشی کے لہجے کی ادائیگی کر سکے۔
(ج) کم از کم تین منٹ تک تقریر کر سکے۔
(د) اپنے مشاہدات، بلا جھج بیان کر سکے۔
(ر) تصویر دیکھ کر متعلقہ واقعات بیان کر سکے۔
(س) اپنے احساسات و تاثرات کو سادہ زبان میں ادا کر سکے۔
(ص) نظموں کو تحت اللفظ ادا کر سکے۔

2.5.5 جماعت پنجم

- (الف) اپنے روزمرہ مشاہدات، احساسات اور جذبات کو بیان کر سکے۔
(ب) اپنی تمناؤں کا مناسب اظہار کر سکے۔
(ج) صحیح تلفظ، ادائیگی اور لہجے کے ساتھ گفتگو کر سکے۔
(د) کسی مجمع میں دو تین منٹ تک خطاب کر سکے۔
(ر) کم از کم چار منٹ تک اپنے جذبات کا اظہار کر سکے۔
(س) کسی بحث میں دلائل کے ساتھ حصہ لے سکے۔
(ص) اپنے علاقے کے مسائل اور ماحول پر گفتگو کر سکے۔
(ط) اپنے خیالات کو تنظیم اور تسلسل کے ساتھ بیان کر سکے۔
(ع) تصویری مناظر پر گفتگو کر سکے۔
(ف) کسی تمثیل یا ڈرامے میں حصہ لے سکے۔
(ق) کوئی اقتباس زبانی نہ کر سکے۔

2.6 اہم نکات

- 1- سننا اور بولنا دراصل ایک ہی مہارت کے دو رخ ہیں۔
- 2- بولنے کی مہارت کو سنوارنے کے لیے مناسب تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔
- 3- بولنا سکھانے کا مقصد یہ ہے کہ بچہ سن کر بہتر گفتگو کر سکے۔
- 4- بچہ سوالات کے صحیح طور پر جواب دے سکے۔
- 5- بچہ صحیح زبان میں بہتر تلفظ کے ساتھ بول سکے۔
- 6- اپنے دل کی بات سادہ، صاف اور قابل فہم انداز میں بیان کر سکے۔
- 7- اس کی گفتگو واضح، دلچسپ اور پراثر ہو۔
- 8- اس کا ذخیرہ الفاظ زیادہ ہو۔
- 9- حصول مقاصد کے لیے تدریج اور ترقی کا مسلسل اقدام کرنا چاہیے۔
- 10- لب و لہجہ کی درستی کے لیے صحیح تلفظ سکھانا ضروری ہے۔
- 11- بڑی جماعتوں میں اعراب لگوا کر نظم کی اصلاح کی جائے۔
- 12- بول چال میں روانی اور تسلسل کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
- 13- غیر رسمی گفتگو کے مواقع فراہم کیے جائیں۔
- 14- مترنم نظمیں یاد کرائی جائیں۔
- 15- مکالمے ادا کرنے کے کھیل کھیلے دیے جائیں۔
- 16- کہانی سنانے اور کہانی مکمل کرنے کے لیے کہا جائے۔
- 17- چھوٹے چھوٹے موضوعات پر پانچ سات جملے ادا کرنے کے لیے کہا جائے۔
- 18- جماعت دار مہارتی مقاصد پورے کیے جائیں۔

سرگرمی:

بین دو گو ایک تدریسی طریقہ ہے جس میں ”دیکھو اور بولو“ پر عمل کیا جاتا ہے۔ بولنا سکھانے کے لیے ایسے کم از کم چار طریقوں کے نام لکھیں جو اس لسانی مہارت کو سکھانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

خود آزمائی نمبر 2

- سوال نمبر 1- مندرجہ ذیل بیانات میں صحیح یا غلط کی نشاندہی کریں۔
- (1) لب و لہجہ کی درستی کے لیے تلفظ کا صحیح ہونا ضروری ہے۔ صحیح/غلط
 - (2) لفظوں پر اعراب لگانے سے تلفظ واضح نہیں ہوتا۔ صحیح/غلط
 - (3) نظم یا گیت کے ذریعے بول چال کی تربیت نہیں ہوتی۔ صحیح/غلط
 - (4) سننے اور بولنے کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ صحیح/غلط
 - (5) بے تکلف گفتگو ہی بولنا سکھانے کا بنیادی مقصد ہے۔ صحیح/غلط
- سوال نمبر 2- زبان کے حوالے سے پہلی جماعت کے طلبہ سے آپ کیا توقعات رکھتے ہیں؟ دس جملوں میں بیان کریں۔
- سوال نمبر 3- بول چال کی مہارت فطری ہے یا اس کی تربیت دی جاسکتی ہے؟ وضاحت کیجئے۔
- سوال نمبر 4- مندرجہ ذیل خالی جگہ پر کریں۔
- (1) بچے سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ گزرے ہوئے دن کی پوری۔۔۔۔۔ بیان کرے۔
 - (2) پانچویں جماعت کا بچہ تمثیل میں۔۔۔۔۔ سے سکے۔
 - (3) بولنے وقت بچہ۔۔۔۔۔ اور خوف محسوس نہ کرے۔
 - (4) تصویر دیکھ کر اس کے بارے میں۔۔۔۔۔ کر سکے۔
 - (5) اپنے مشاہدات بلا جھجک۔۔۔۔۔ کر سکے۔

3- جوابات

خود آ زمانی نمبر 1

سوال نمبر 1- (الف) 3 (ب) 3 (ج) 2

خود آ زمانی نمبر 2

سوال نمبر 1-

(1) م	(2) غ	(3) غ
(4) م	(5) م	

سوال نمبر 2 اور سوال نمبر 3 کے جوابات پونٹ میں موجود ہیں۔

سوال نمبر 4-

(1) روداد	(2) حصہ	(3) جھگ
(4) گفتگو	(5) بیان	

4- کتابیات

- 1- تدریس زبان (انگریزی) رابرٹ لاڈو، نئی دہلی 1976ء۔
- 2- ابتدائی مدارس میں لسانی فنون (انگریزی) رونا لڈ پریس کینی نیویارک 1960ء۔
- 3- اردو زبان اور اس کی تعلیم۔ ڈاکٹر سلیم قارانی پاکستان بک سنٹر، اردو بازار لاہور 1962ء۔
- 4- اردو تجدیدی کورس (برائے پرائمری اساتذہ) ڈاکٹر محمد صدیق خان شبلی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد 1979ء۔
- 5- اردو اور اس کی تدریس۔ ڈاکٹر محمد صدیق خان شبلی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد
- 6- اردو کیسے پڑھائیں۔ مولوی سلیم عبداللہ، اردو اکیڈمی سندھ کراچی 1955ء۔
- 7- تدریس زبان۔ ایک تجزیہ، انڈیا یونیورسٹی پریس بومنگٹن، لندن 1971ء۔
- 8- رہنمائے معلم، امام ادارہ ترتیب نصاب محکمہ تعلیمات لاہور 1968ء۔
- 9- سمعی معاونات..... (انگریزی) کولمبیا یونیورسٹی نیویارک 1966ء۔
- 10- قابوس نامہ..... (فارسی)